

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

اہلسنت کا بے باک ترجمان

فیضانِ حجاز

بہاولپور، پاکستان

شعبان ۱۴۲۸ھ

لاہور، پاکستان

مفت محمد فیض احمد ایسی
مفت محمد فیض احمد ایسی
مفت محمد فیض احمد ایسی

مفت محمد ایسی

مدیر

مدیر اعلیٰ

محمد فیض احمد ایسی

مدیر، عطاء الرسول وہی رضوی

مزار مبارک فیض آباد

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

أَمَا أَطْيَيْتَكَ مِنْ بَلَدٍ وَ أَحَبَّكَ إِلَى (مشكوة)

اے سرزمینِ مکہ تو کس قدر پیارا شہر ہے اور مجھے کس قدر محبوب ہے۔

آج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی محبوب شہر میں ہمیں داخل ہونے کا شرف حاصل ہو رہا تھا۔ وہ شہر جس کے دیدار کی ہر مومن کو تڑپ ہے آج وہ ہمارے سامنے ہے، اس کو دیکھ کر آنکھیں وضو کرنے لگیں اور زبانوں پر بے ساختہ ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِغْمَةَ لَكَ وَالْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“ کے نفعے جاری ہو گئے ہر طرف نوری قہقروں سے ماحول جگمگا رہا تھا، کشادہ سڑکوں پر رواں دواں ٹریفک کی لائٹیں نور کے دریا کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ اچانک ایک موٹر پر حرم شریف کے مینار نظر آئے تو ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ کا قدسی نغمہ بلند تر ہو گیا۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر کے باب فہد سے حرم شریف میں داخل ہوئے تو فقیر نے اپنے قافلہ والوں سے کہا نظریں جھکا کر چلو، جب مسجد الحرام کے آخری ستونوں کے پاس پہنچیں گے تو بیت اللہ شریف آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اس وقت پہلی نظر پڑتے ہی جو دعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ (میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلی نظر پڑتے ہی یہ دعا مانگنی چاہیے کہ یا اللہ میری ہر دعا قبول فرما) کعبہ شریف پر نظر پڑتے ہی اہل دل کی عجیب حالت ہو جاتی ہے، جسم لرزتا ہے، آنکھیں برس پڑتی ہے۔

دراصل بیت اللہ کا جلال اور رعب انسان کو خود رفتہ بنا دیتا ہے۔ اُن دیکھے اللہ رب العزت کا وہ گھر جس کی طرف انسان عمر بھر سجدہ و ریزہ رہتا ہے اچانک اس معبود کا عظیم گھر سامنے پا کر اس پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کیا واقعی مجھ سا خطا کار انسان ارحم الراحمین کے پیارے گھر کے سامنے حاضر ہے کہیں یہ خواب تو نہیں اور جب اسے عالم بیداری کا یقین ہو جاتا ہے تو اس عظیم نعمت پر بارگاہ الوہیت میں آنکھیں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتی ہیں اور یہ ایسا نذرانہ ہے جو کبھی رد نہیں ہوتا۔

حجر اسود کعبہ کی آنکھ اور کعبہ کی سیاہ اور سنہری پیر بن زیب تن کئے اپنے عشاق میں گہرا ہوا تھا۔ مسرت سے دیکھتے چہروں اور سفید چمکتے لباسوں میں ایک ملکوتی حسن مطاف میں رواں دواں تھا۔ ان گنت برقی ققموں کی روشنی پورے حرم پر فٹا رہی تھی۔ چونکہ ہم عشاء کے بعد پہنچے تو نصف شب کے وقت یہ بڑا ہی مسکور کن نظارہ تھا۔ ہم بھی اپنی محبتیں اور عقیدتیں اس محبوب پر نچھاور کرنے کے لیے حجر اسود کی طرف بڑھے کہ یہیں سے پروانوں کا سفر شروع ہوتا ہے۔ بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کے اشارے سے ہجوم عاشقان میں گھرے حجر اسود کو دور سے سلام کیا اور پروانوں کے ہجوم میں شامل ہو گئے۔

صوتی نظام لگایا گیا ہے مسجد کے لئے 1746 طہارت خانے بنائے گئے ہیں، اس وضوء کے لئے 3008 ٹونیناں لگائی گئی ہیں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے زیر زمین تنکیاں رکھی گئی ہیں ان میں مجموعی طور پر 2500 مکعب میٹر پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ”ان شاء اللہ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچیں گے تو خیف میں اتریں گے“

”خیف“ اس جگہ کا نام ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقعی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسجد الخیف میں 70 نبیوں نے نماز پڑھی یہ سب کے سب سوار یوں پر سوار ہو کر آئے تھے“

☆ مجاہد سے روایت ہے کہ 75 نبیوں نے حج کیا، ان سب نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور منیٰ کی مسجد میں نماز پڑھی۔

☆ عطا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر میں مکہ کا باشندہ ہوتا تو ہر ہفتے منیٰ کی زیارت کیا کرتا۔

☆ کہا جاتا ہے کہ خالد بن معمر نے انصار کے شیوخ کو دیکھا وہ منارے کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہ تلاش کر رہے تھے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منارے کے سامنے واقع احجار کے قریب نماز پڑھی تھی۔

یہاں منارے سے مراد وہ چھوٹا منارہ جو عقبہ کبیرہ کی دیوار سے متصل مسجد کے وسط میں واقع ہے اس سے دیوار پر قائم ہے
مراد نہیں، عقبہ میں موجود محراب ہی وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی یہ بات ابن ظہیرہ
اور ازرقی نے بیان کی ہے الا زرقی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد الخیف تیسری صدی ہجری کے وسط میں کچھ اس طرح
تھی محض کھلا ہوا تھا، اس کے اطراف 4 دالان تھے سب سے گہرا والا دالان قبلے والا تھا یہ 3 سائبانوں کا مجموعہ تھا دیگر تینوں
دالان برابر تھے ان میں سے ہر ایک پر ایک ایک سائبان پڑا ہوا تھا سارے سائبان 168 ستونوں پر نصب کئے گئے تھے
ان میں سے 78 ستون قبلے کی طرف تھے۔

مسجد کے وسط میں چوکور مینارہ تھا جو 24 ہاتھ اونچا تھا، اس میں جگہ جگہ 8 صحیحے بنے ہوئے تھے مسجد میں 50 ہزار طویل سبیل تھی جو 9 میٹر گہری تھی 5 میٹر چوڑی اور اس کے 2 دروازے تھے۔

مسجد الحنیف کے 20 دروازے تھے حج کے دنوں 171 قندیلوں سے روشنی کی جاتی تھی۔ معتمد بن المتوکل العباسی کے دور میں 256ء میں مسجد حنیف کی تعمیر و نعل میں آئی تھی۔

ترکوں نے یہ مساجد ان بابرکت مقامات پر تعمیر کرائیں تاکہ آنے والی تسلیں ان مقدس مقامات زیارات کر کے برکتیں حاصل کریں۔

ایسی ہی اور مساجد ہیں جہاں حجاج و زائرین حاضر ہو کر نوافل پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں یقیناً یہ امور مستحسن اور موجب برکات ہیں صاف ظاہر ہے کہ یہ اعمال خلاف شریعت نہیں ہیں۔ علماء حق نے مکہ مکرمہ اور ارد گرد کی مساجد کی زیارت کے مستحب ہونے کا ذکر کیا ہے۔

حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ نے اپنے سفر نامہ حجاز مقدس مکہ مکرمہ اودینہ منورہ میں بڑے دلائل سے ثابت فرمایا ہے کہ یہ حبرک مقامات اہل اسلام کی عظیم یادگاریں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا قیمتی اثاثہ ہیں ان سے اسلام کی تاریخ وابستہ ہے مگر نجدی ان مقدس مقامات کو رفتہ رفتہ مٹا رہے ہیں بلکہ ان کے مولوی اپنی کتب میں لکھتے ہیں کہ یہ تمام باتیں (یعنی ان مقامات کی زیارت کرنا نوافل پڑھنا اور دعا مانگنا) بدعات میں شامل ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں اور مہاجرین و انصار میں سے سابق الاولین نے اس طرح کا کوئی عمل نہیں کیا تھا نیز آئمہ علم و ہدایت ان باتوں سے منع کرتے ہیں صرف مسجد الحرام ہی وہ مسجد ہے جس میں شریعت نے نماز، دعا، طواف اور دیگر عبادات بجالانے کا حکم دیا ہے اور مکہ میں واقع اس مسجد کے سوا کسی اور مسجد کا قصد کرنا خلاف شریعت ہے یہ درست نہیں کہ اس جگہ کوئی مسجد بنائی جائے جہاں شریعت کی خلاف ورزی ہو اگر کوئی شخص ان مساجد میں جا کر دعایا نماز وغیرہ میں مصروف ہوتا ہے تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ عبادات مسجد الحرام میں بجالائے مسجد الحرام کے سوا کسی اور مسجد کو باعث فضیلت جان کر قصد کرنا اور وہاں عبادت کرنا بدعت ہے اور شریعت کی خلاف ورزی ہے (نجدی کتب، پمفلٹ جو حجاج و زائرین کو مفت دی جاتی ہے)

جبکہ یہ مقدس مقامات جن کی اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں سے نسبت ہوتی ہے (شعائر اللہ) کہلاتے ہیں۔ ان مقامات کو دل و جان سے پسندیدہ سمجھتے ہوئے عزت و تکریم بجالانا حصول حسنات، پرہیزگاری کا باعث اور تقاضائے امر خداوندی (ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب) ہے۔ ان تاریخی مقامات کی یادگاروں کو آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ جبکہ نجدی وہابی اس بارے میں غلط رائے رکھتے ہیں ان کی کوشش ہوتی کہ ایسے تمام تاریخی مقامات کے نشانات کو (حرفِ غلط) کی طرح مٹانے میں بھلائی ہے۔ ایسے موقع پر (ولکل وجہ ہو مولیہا فاستبقوا الخیرات) کے ارشاد گرامی سے ہمیں اپنی ہمت و عزم کو استقامت دلانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

پرہیز کریں! بعض حجاج و زائرین ان مقدس مقامات پر خلاف شریعت افعال کے مرتکب ہوتے ہیں، انہیں ان کے ارتکاب سے بچنا چاہیے۔

☆ ان کی دیواروں پر کچھ لکھتا۔

☆ لکھی ہوئی پرچیاں، نقدی، تصویریں یا کپڑے کے چھتھڑے مسجد کی دروازوں میں رکھنا۔

☆ فوٹو بازی کا مرض و بائی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ان مقدس مقامات پر نوافل و دعا کے بجائے فوٹو بازی میں مصروف ہوتے ہیں جو کہ سراسر خلاف شرع ہے۔

مکہ کے قریب و جوار میں قابلِ زیارت مقامات

یہ مقامات اگر چاہ اپنی اصل شکل و صورت میں باقی نہیں تاہم ان کی زیارت اور وہاں پہنچ کر اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعائے خیر میں مفت کی برکات حاصل ہوتی ہیں تو ان سے محرومی کا داغ لیے آ دی کیوں پلٹے؟ بہر حال وہ مقامات یہ ہیں۔

جنت المعلیٰ ﴿یہ مکہ مکرمہ کا مشہور قبرستان ہے منی کے راستے میں میں مسجد الحرام سے تقریباً ایک میل دور یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے علاوہ دنیا کے تمام قبرستان سے افضل ہے بعض صحابہ و تابعین اور بہت سے اولیائے کاملین و صالحین یہاں زیرِ زمین آرام فرما رہے ہیں اب اس قبرستان کے درمیان میں سڑک ہے مکہ معظمہ کی طرف والا حصہ نیا ہے اور منی کی جانب والا پرانا، حضرت نبی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف پرانے حصے میں واقع ہے۔

مکان صدیق اکبر ﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت مرتبہ تشریف لے گئے ہجرت کے لیے اسی مکان سے غار ثور تک روانگی عمل میں آئی اب یہاں آپ کے نام پر مسجد ابوبکر ہے۔

ان مقامات کے علاوہ مکہ اور اس کے ارد گرد حسب ذیل مقامات قابلِ زیارت ہیں۔

مسجد حمزہ، مسجد جن، مسجد شجرہ، مسجد خالد، مسجد سوق اللیل، مسجد اجابت، مسجد جبل ابوقیس، مسجد عائشہ، مسجد کوثر، مسجد بلال، مسجد عقبہ، مسجد ہراندہ، مسجد الخثر، مسجد الکبش یا مخرابراہیم، مسجد شق القمر وغیرہ، ان میں اکثر کو ختم کر دیا گیا ہے۔

مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دلہوز منظر

ایک بار علامہ محمد ارشد خاں القادری مدرس جامعہ اوسیہ رضویہ بہاولپور کے ہمراہ اس مقدس مکان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جہاں چودہ سو سال قبل سیدہ نبی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں آفتاب نبوت طلوع ہوا تھا، جس کے نور سے نہ صرف اس گھر کے در و دیوار چمک اٹھے بلکہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے سامنے مشرق و مغرب کے تمام اطراف روشن ہو گئے۔ ہر چیز تجلیات میں نہا گئی، فضائیں صل علیٰ کے نفوس سے معمور ہو گئیں اور پوری کائنات مسرت و شادمانی سے جھوم اٹھی۔

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں

یوں تو حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کی یادیں دنیا کے مختلف مقامات پر کسی نہ کسی صورت میں منائی جاتی ہیں آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل و کتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گئیں مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

☆ چھٹا سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور مزار فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی۔ تفصیلات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

ماہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور کے گذشتہ شماروں اور سوشل میڈیا پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے مریدین و خلفاء (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات میں آنے کی تیاری شروع کر دی حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی نے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء قادری ریاض حسین گولڑوی، علامہ خلیل احمد مہروی کے ہمراہ مختلف اشتہارات، پمفلٹ، دعوت نامے شائع کر کے احباب تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ دیگر شہروں میں رہنے والے احباب سے انفرادی رابطے کئے۔ جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی قومی و مقامی اخبارات میں عرس مبارک کے اشتہارات شائع ہوئے۔ بہاولپور و مضافات میں پبلک مقامات پر اشتہارات اور خوبصورت بیسز لگوائے گئے۔ مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعہ المبارک کے اجتماعات میں عوام و خواص کو شرکت کی دعوت پیش کی گئی۔ مشائخ و علماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی نبھائی۔

☆ ۲۰ جولائی بدھ کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہو گئے۔

☆ ورد بخاری شریف ۱۵ شوال المکرم ہفتہ بعد نماز ظہر علامہ محمد امیر احمد نورانی نقشبندی اویسی (شیخ الحدیث جامعہ ہذا) کی مگرانی میں حضور فیض ملت کے ارشد تلامذہ (مولانا محمد اسلم سعیدی (جن پور) مولانا حمید الرحمن اویسی (امین آباد) مولانا امیر احمد نقشبندی رضوی (عباسی ٹاؤن) مولانا بشیر احمد اویسی و علامہ محمد ارشد خاں قادری (مدیرین جامعہ اویسیہ) نے ”الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ“ المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا ورد کیا۔

آخر میں جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے ختم شریف پڑھا مدینہ منورہ سے حضرت پیر صاحب سرکاری (راولپنڈی) نے فون پر رقت انگیز دعا کرائی اور علامہ شرافت علی رضوی (سمندری) نے ننگر تقسیم کیا۔

بعد نماز مغرب ننگر نبویہ، غوثیہ، اویسیہ سے قبل ختم شریف پڑھنے کی سعادت صاحبزادہ محمد ضیاء الرسول اویسی نے حاصل کی، جگر گوشہ حضور فیض ملت علامہ محمد عطاء الرسول اویسی نے دعا کرائی۔

قاری محمد جاوید، قاری محمد شفیق مہروی کی نگرانی میں جامعہ اویسیہ کے طلباء نے ننگر غوثیہ اویسیہ خوب نظم و ضبط کے ساتھ تقسیم کیا۔ جبکہ مہمان علماء و مشائخ کرام کی مہمان نوازی حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی، مولانا محمود اویسی موچہ، صاحبزادہ غلام محی الدین اویسی، صاحبزادہ غلام قطب الدین اویسی کی نگرانی میں جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء حضرت حافظ فیاض اویسی قادری، حافظ قاری محمد اسجد اویسی نے ننگر تقسیم کیا۔

بہاولپور و مضافات میں شدید گرمی جس کے باوجود اہل محبت کے قافلے کاروں، بسوں، جیپوں کے ذریعے عرس مبارک پر پہنچ رہے۔

قافلے جو حاضر ہوئے

قافلوں کی صورت آنے والے احباب میں میانوالی سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ واحدیہ، محترم محمد شاہد اویسی، حاجی محمد رمضان اویسی، محمد فضل اویسی، شیخ محمد خرم کاموکی منڈی (گوجرانوالہ) مولانا محمود اقبال خان اویسی، محمد سمیع اللہ اویسی موچہ میانوالی، حضرت مولانا محمد سیف الرحمن اویسی رحیم یار خان، فخر القراء قاری محمد ساجد اویسی، مولانا محمد یعقوب چشتی (نواب شاہ سندھ) حضرت علامہ مولانا علی محمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان مولانا غلام محی الدین اویسی، غلام قطب الدین اویسی، غلام غوث اویسی و اہل سنت کے قلم کار حضرت مولانا غلام حسن اویسی دیگر احباب پاک چمن شریف، سرگودھا سے آنے والے قافلے دعوت ذکر بانی و امیر حضرت باباجی حضرت الحاج محمد حنیف مدنی قادری اویسی کی سربراہی میں آئے ان میں (محلہ اسلام پورہ) کے قافلہ کی قیادت محترم محمد ندیم قادری اویسی کر رہے تھے جبکہ دوسرے قافلہ میں باباجی عبدالقیوم تا یا جی محمد صغیر، خواجہ محمد مسعود احمد اویسی، راء عبدالغفار اویسی، محمد شہباز اویسی جبکہ مولانا غلام دنگیر قادری خیر پور شریف، حضرت مولانا محمد شاہد اقبال اویسی، محترم محمد خالد اویسی (بہاولپور) حافظ عبدالستار صابری (وی جان محمد) مولانا شہباز حیدر سلیمانی مانگٹھ شریف (منڈ بہاؤ الدین) ذریعہ غازی خان سے الحزوہ کاروان کے محترم محمد امتیاز خان، حضرت نعیمی صاحب، ڈاکٹر سواگی

خبر وصال

☆ فخر السادات حضرت قبلہ سید عبدالفتح شاہ جیلانی (درگاہ جیلانیہ قادریہ گمبٹ شریف سندھ کے وصال کی خبر ملی۔)
☆ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے معالج حضرت ڈاکٹر محمد ظفر عباس (اسپیشلسٹ امراض قلب و کنورسہ ہسپتال بہاولپور) کے والد گرامی صوفی باصفاء ڈاکٹر منظور احمد نقشبندی مجددی (ملتان) اللہ کو پیارے ہوئے۔
قارئین کرام سے مرحومین کے رفع درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی اپیل ہے (ادارہ)

اجتماعی قربانی میں حصہ لیں

آپ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں عید قربانی کے موقعہ پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کیا گیا ہے آپ خود دیگر احباب کو اس اجتماعی قربانی میں حصہ لانے کی ترغیب دیں۔ بیرونی مخیر حضرات بھی حصہ لیں

رابطہ کے لیے 03006825931-03009684391